Inquisitions, Confessionals, or Courts?

By John W. Robbins

تحقیقات،اعتراف یا عدالت

جان ڈبلیو۔رابن

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔تو ہم ہر ایک ذہن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنادیتے ہیں۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

ان صفحات میں،ہم مسیحی ایمان کے بنیادی قانون کا حوالہ پیش کر چکے ہیں،کہ ہمارے عاقل ذہن یقیناً ہمارے خیالات اور اعمال ہمیشہ قابو میں رہتے ہیں،اور ہمارے ذہن خدا کے کلام کے تابع رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی جانب سے مستند تعلیم کا بلا شرکت غیر ذریعہ ہے۔کیرزمیٹک انقلاب اس قانون کو بالکل قابلِ نفرت بنا چکا ہے،جسے ہم ترتیبی ذہن کا قانون کہتے ہیں،اصطلاح میں پولس کے الفاظ سے لیا گیا۔" کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے۔"

کیرزمیٹک والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں اور اعمال پر صاحبِ عقل کنٹرول کو برقرار رکھنے سے ہم روح القدس کے کام کی مخالف اور اسے خاموش کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ایمانداروں کو لازماً اس معاملے میں کہ انہیں دونوں عبادت اور مسیحی عبادت میں براہ راست الٰہی سرگرمی کے لیے کھلے رہنا ہے جس سے انہیں اپنی عقل کے کنٹرول کو سونپ دینے کے لیے تیار رہنا ہے۔جان ومبر اس بارے مشاہدہ کرتا ہے کہ،"دہشت کو کھونے کا کنٹرول زیادہ تر مغربی مسیحیوں کو دھمکاتا ہے۔"وہ رونما ہونے کے لیے،عبادت میں وجد میں آنے کے احساس کو محسوس کرتا ہے،کیونکہ وہ ذہن میں خدا کی طرف سے آنے والے پیغامات کو براہ راست حاصل کرتا ہے،اور کیونکہ معجزاتی واقعیات رونما ہوتے ہیں،جیسے کہ شفا دینا۔

www.trinityfoundation.org/journal.php?id=92

اگر الٰہی شفا رونما ہوتی ہے،پھر شفا کے انعام کو پانے والے پرہیز گاری،عقلی کنٹرول سے دور رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی طرف سے الفاظ یا ٹی وی کی اُن تصاویر کے لیے جو ذہن میں ہیں کھلنے والے بنیں،اُن کی اس بے ترتیبی کی تشخیص کرنے میں راہنمائی کرتے ہوئے،اور انہیں بتاتے ہوئے جو خدا اُن میں سے ہر ایک برداشت کرنے والے کے لیے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔شفا پانے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنا وجد کی حالت میں بیمار لوگوں کو رکھنے کی تکنیک ہے،جو اُن کے ذہنی کنٹرول پر ضرب لگاتی ہے۔دُکھ جھیلنے والے اور اس کے ساتھ ساتھ شفا پانے والے یقیناً خدا کی جانب سے برکت کو قیاس کی رو سے حاصل

کرنے کے معاملے میں اس ذہنی استعداد کو سونپ رہے ہوتے ہیں۔

اب زیادہ تر کیرزمیٹک شفائیہ میٹنگز ان سرگرم کوششوں کے ساتھ شروع ہوتی ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی ذہنی کنڑول اور رویہ کو مکمل طور پر خواہشات پر تابو پانے کے طور پر مدد کرتی ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے والوں کو کسی چیز کے رونما ہونے کو قبول کرنے کے لیے " کھلے " رہنا چاہیے، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ کتنا عجیب، یا کتنا غلط ہو سکتا ہے۔ اُونچی آواز میں، موسیقی کے تار جو عبادتی بنیاد کی قسم ہیں، اور تمام موجود لوگوں کو ہاتھ ہلانے، جسم کے جھومنے، پاؤں کو ہلانے، اور یہاں تک کہ ناچنے اور ہوا میں اُچھلنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ عقل پر تابو رکھنا یقیناً ہر قیمت پر چلا جائے گا کیونکہ کچھ بھی جو رونما ہوتا ہے وہ ایک عقلمند ذہن سے آزما، یا اندازہ لگانے سے باز رکھا جاتا ہے، جو خدا کے کلام میں منجھا ہوا ہے۔

اُن میں جذباتی تناؤ کثرت سے ہے، اور کیونکہ وہ سب اُس کیلیے آزاد ہیں جو کچھ اُن کی نظروں میں ٹھیک ہے، اس لیے سنجیدہ روحانی لاقانونیت ور تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ چیزیں خدا کے کلام کے معیار کے مطابق ناگزیر ہیں، انصاف کی لیاقت، اور اپنے آپ پر تابو رکھنے کی طاقت، وہ سب جنہیں پختہ ذہن کے وسیلہ حرکت میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں پرسبٹیرین چرچ

یہ ظاہر ہے کہ اگر روایتی بشارتی تعلیم اپنے اصرار میں بائبلی ہے کہ عاقل قابلیت کو لازماً بیداردن میں جاری رکھنا ہے، پھر سارا کیرزمیٹک منظر متانت کے ساتھ درست نہ ہوگا اور خدا کی مرضی بیان کرنے کے مخالف ہوگا۔ کیا روایتی معیار کو کلام سے ثابت کر سکتے ہیں؟ مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ بائبل کا اقتباسات کے ساتھ معمور ہونا جسے صاف صاف بیان کیا جاتا ہے یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ساری عبادت میں اور دوسری روحانی سرگرمیوں میں اپنے دماغوں پر تابو رکھیں۔ لہذا اس اثر میں بہت زیادہ اور موثر احکام ہیں کہ یہ تقریباً ناقابلِ یقین ہیں جو کیرزمیٹک بالغ مسیحیوں کو ابھی تک زوال میں رکھے ہوئے ہے کہ عقلی کنڑول روحانی بھرپور زندگی کے لیے مزاحمت کرنا ہے۔ ہم پختہ ذہن کے قانون کے متعلق بہت بڑی تعداد میں " جس پر حملہ نہ ہو سکے " عبارات پر نظر ثانی کریں گے، اور پھر کچھ وجوہات پر غور کریں گے کہ کیوں ایک محفوظ، عاقل ذہن بہت مضبوطی اور مستقل طور پر بائبل میں احکامات پر برقرار رہتا ہے۔

تیمتھیس میں، پولس بیان کرتا ہے کہ ایلڈروں کو انسان بننا چاہیے جو ہر وقت عاقل قابلیت کو ہوشیار اور تابو میں رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے، "بشپ کو لازما۔۔۔ پرہیزگار (ذہنی طور پر بلاخوف وخطر، خود پر تابو رکھنے والا) اور اچھا رویہ رکھنے والا (باترتیب) ہونا چاہیے۔ محفوظ ذہن ہونا ایلڈر کے یونانی لفظ باترتیب ہونے، یا باضابطہ ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ ولیم ہنڈرکسن دکھاتا ہے کہ ان الفاظ کا اثر یہ ہے کہ ایلڈر ہمیشہ اعتدال پسند، متوازن، پُرسکون، پرواہ کرنے والے، اور سمجھدار بنتے ہیں۔ کیا یہ اُن کے لیے اپنی خوشی سے عاقل کنڑول سے دستبردار ہونے کے لیے گنجائش چھوڑے گا؟ بلاشبہ نہیں! این آئی وی (نیو انٹرنیشنل ورژن) ایلڈر کی قابلیت کا تقاضا کردہ ترجمہ " اعتدال پسند، خود پر تابو رکھنے والا، قابلِ عزت " کے طور پر کرتا ہے، اور این اے ایس بی (نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل) " ہوشیار " کا اضافہ کرتی ہے۔ ایلڈر کو تیز فہم شخص، ذہنی طور پر چالاک، سوچ میں بہتر، اور فہم کے ساتھ واقفیت رکھنے والا اور ذہنی نقود (رسائی رکھنے والا) ہونا چاہیے۔

میں پولس ایلڈرز کی قابلیت کو، دوبارہ یونانی لفظ محفوظ ذہن کو استعمال کرتے ہوئے دہراتا ہے۔ (اے وی اس کا ترجمہ ''پرہیزگار کرتی ہے، این آئی وی، '' خود پر تابو رکھنے والا'' این اے ایس بی، ''سمجھدار'' کے طور پر کرتی ہے)۔ میں پولس تمام اگلے وقتوں کے آدمیوں کے لیے اس کے معیار کو بڑھاتا ہے، اُنہیں حکم دیتے ہوئے کہ اُنہیں پرہیزگار یا محفوظ ذہن کے مالک ہونا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ یہ محفوظ ذہنیت صرف دفتری خدمت گاروں کے لیے اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے ہونا چاہیے، پولس اس حکم کو آگے بڑھاتا ہے اور بالکل یہی بوڑھی عورتوں پر لاگو کرتا ہے، اور یہ کہ پولس طِطُس کو مزید کہتے ہوئے اس کے معیار کو بڑھاتا ہے، کہ، ''جوان آدمیوں کو بھی اسی طرح نصیحت کر کہ متقی بنیں۔'' دوسرے ترجمہ کرنے والے خود پر تابو رکھنا، سمجھدار، ہوشیار

کہتے ہیں۔ (یہاں درست یونانی لفظ سوفرونیو ہے، کسی کے درست ذہن میں ہونا، عاقل اور ذہنی طور پر محفوظ ہونا)۔ کیسے کوئی ممکنہ طور پر اس حکم کو بول چال پر تابو رکھنے کے لیے اپنی خوشی سے سپرد کر سکتا ہے، یا وجد کی حالت میں اپنے آپ کو ترک کر سکتا ہے یا جذباتی خوشی کو خود شامل کر سکتا ہے؟
درست طور پر اسی لفظ کو سچی دعا کے بارے اپنے حکم اور ہدایت میں استعمال کیا: ''پس ہوشیار رہو (محفوظ ذہن والے، عاقل) اور دعا کرنے کے لیے تیار'' اس کا اس طرح ترجمہ کرتی ہے، ''پس صاف ذہن اور خودی پر تابو رکھنے والے بنو تا کہ تم دعا کر سکو۔'' کیا یہ ایسے لگتا ہے کہ یہ زبانوں میں دعا کرنے کا لائسنس ہے، یا یہ رویا اور عجیب پیغامات کے جواب میں دعا ہے، جسے قیاس کی رو سے سید ھا دماغ میں آتا ہے؟ دعا کلام کے مطابق، برکت حاصل کرنے کے لیے خدا کے سامنے عقلمندانہ ذہن کے ساتھ خدا کے سامنے گڑگڑانے کی سرگرمی ہے۔

غیر اختیاری چرچ

محفوظ ذہن کی ایک اور اصطلاح میں عیاں ہوتی ہے، ''اور ہمیں تربیت دیتا ہے تا کہ بیدینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔'' یہاں پرہیز گاری یاں محفوظ ذہن (یونانی: سوفرونس) خودی پر مزاحمت کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ عاقل تابلیت کو ہمارے تمام جوش، خیالات اور خواہشات پر تابو رکھنے کو برقرار رکھنا ہے۔ خداوند اُن آزاد لوگوں کو اپنی عبادت کے لیے بلاتا ہے جو اُس کی روحانی محبت اور عبادت میں آتے ہیں، لیکن ہمیں کبھی اپنے ذاتی کنٹرول کو نہیں چھوڑنا۔ یہ ایک عامل کی طرح ہے کہ ہمیں لازماً خدا کی عبادت کرنا ہے۔

دوسرے ترجمہ کرنے والے اس عبارت میں مندرجہ ذیل متبادل اصطلاحات کے ذریعہ پرہیز گاری کو پیش کرتے ہیں: عاقلانہ، خود پر تابو پانے کے وسیلہ، خود حاکمی کے ساتھ۔ سوفرون ے الفاظ کا خاندان محفوظ (یاں تابو میں رکھنا، یا مزاحمت کرنا جیسے تمام الفاظ کا حامل ہے۔ پس بیان کی گئی آیات میں ہر کوئی ایک ایماندار کی زندگی میں باخبر ضمیر چُستی، عاقل تابلیت کے مرکزی مقام کے لیے پُر زور طور پر تصدیق کرتا ہے۔
ایک اور یونانی الفاظ کا بڑا گروہ ایماندار کے تمام خیالات، الفاظ اور اعمال کے باخبر عاقل کنٹرول کو برقرار رکھنے کی اہمیت کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ گروہ لفظ کراٹوس سے اخذ کیے گئے فعل، اسم، اور صفت پر مشتمل ہے، جس کا مطلب زور، طاقت یا غالب آنا ہے۔ یہ سب الفاظ خودی پر تابو پانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔
فعل اینکریٹوکو پولس کی جانب میں استعمال کیا گیا ہے جب سخت خودی پر تابو کی بات کرتا ہے جو کہ مسیحی زندگی میں ضروری ہے: ''اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔'' این اے ایس بی کہتی ہے، ''ہر طرح کا پرہیز کرو۔'' پہلوان مسیحیت کی کامل تصویر پیش کرتا ہے وہ کبھی خوراک یا آرام کرتے وقت اپنی عاقل خودی کے کنٹرول کو سپرد نہیں کرتا، نہ ہی وہ اپنی سوچ کو نکھرنے دیتا ہے۔ اس پاک قرار دینے کے بارے اس لفظ میں اسم دو کلیدی اقتباسات میں رونما ہوتا ہے گلتیوں میں روح کے پھل کے طور پر شامل خود پر تابو رکھنے کی اس تابلیت کو بیان کرتا ہے۔ ضبطِ نفس (جدید ورژن اکثر خودی پر تابو" رکھنے کا ذکر کرتے ہیں)۔

پُرسبٹیرین گورنمنٹ

میں اپنے پر تابو رکھنا دیندار زندگی کے لیے بہتر طور پر پہچانے جانے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ پطرس کہتا ہے،" پس اسی باعث تُم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت۔ اور معرفت پر پرہیز گاری اور پرہیز گاری پر صبر اور صبر پر دینداری بڑھاو۔" ایک مرتبہ پھر یہ تصدیق کرتا ہے کہ ایماندار یقیناً ہمیشہ اپنی تابلیتز پر تابو رکھتے ہیں۔ مستحکم عقلی کنٹرول کبھی" ختم: یا ضمنی رستہ اختیار نہیں کرتا، کیونکہ یہ پاکیزگی کے ساتھ چلنے کے لیے ضروری ہے۔

اپنے آپ پر قابو رکھنے کی صفت ططس میں رونما ہوتی ہے۔ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ منتظم یقیناً پرہیزگار یا محفوظ ذہن کے مالک ہوں، لیکن پولس بھی یہی کہتا ہے کہ وہ اعتدال پسند (خودی پر قابو رکھنے والا) ہو، اُن الفاظ کو تھامے رکھے جسے وہ سکھا چکا ہے، کہ وہ دونوں نصیحت اور رد کرنے والے کو قائل کرنے کو مستحکم تعلیم دینے کے قابل ہو۔وہ وجد میں نہ پڑے ، نہ ہی وہ" حکمت کے الفاظ یا علم کے ذریعہ خدا کی جانب سے براہ راست بات چیت کی توقع نہ کرے۔وہ اپنی بحث، عاقل ذہن پر قابو رکھے اور سادہ طرح خدا کے کلام کو تھامے رکھے، جسے رسولی نسل نیچے اُسے منتقل کر چکی ہے۔وہ اس میں اضافہ نہ کرے، وہ سادہ طرح اسے سکھائے۔تا ہم اُس مستحکم تعلیم سے جس کی وہ انہیں نصیحت کرتا ہے جو اسے رد کرتے ہیں۔یہ کیسا فردِ جرم ہے کہ یہ الفاظ اُن کے ہیں جو اشد اور جنگلی تعلیمات کو متعارف کرا چکے ہیں، جس کے لیے وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ انہیں رویا، خوابوں، اور وجد کے وسیلہ سے دی گئی ہے اگر چہ اُن کے عقلی منصب ملتوی ہو گئے ہیں۔

یونانی فعل فرونیو (سوچنا) ایک دوسرا لفظ ہے جو ہمارے معاملات کے قابو رکھنے والے کردار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔یہ "اخلاقی دلچسپی یا عکس کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے، فقط بے عقل رائے کی جانب نہیں" (وائن)۔یہ ایک ایسے ذہن جیسے کہ معلومات اور نقوش کے لیے غیر متحرک ظرف کی بجائے براہ راست ذہن کی بات کرتا ہے۔فرونیو فعل کو پولس کی جانب سے بکثرت طور پر استعمال کیا گیا، جیسے وہ ہمیں روحانی اشیاء کو ہماری عملی محتاط، ذہن کو قابو میں رکھنے کے لیے ہمیں حکم دیتا ہے۔اپنے آپ کو روکنے کی ایک مثال کے لیے، ہم کلسیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔"عالمِ بالا کی چیزوں کے خیال (فرونیو: خیال) میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔" این آئی وی اور این اے ایس بی دونوں ذہن کو رکھتی ہیں (خیال کی بجائے)، اور ایم ایل بی (موڈرن لینگویج بائبل)" آپ کے ذہنوں پر لاگو کرنے" کے ساتھ سمجھ کو قابو میں رکھتی ہے۔موثر لفظ کا لاگو ہونا۔

ایمانداروں کے ذہن کو ان اثرات میں ادراک کرنے اور معلوم کرنے میں ہمیشہ ہوشیار رہنا ہے جو مستقل طور پر انہیں گولہ باری کرتے ہیں، اور اُن کے الفاظ اور اعمال کا بھی احاطہ اور راہنمائی کرتے ہیں۔نئے عہدنامے کا اصول برطرف کرنے والا یا بے حس و حرکت ذہن نہیں ہے، بلکہ پاک، ہوشیار، اور محفوظ ذہن ہے۔

ایک اور لفظ جو عاقل ذہن کی فضیلت کو سکھاتی ہے نیفو ہے، جسے عام طور پر اے وی میں پرہیزگار کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔اس کا سادہ طرح مطلب الکوحل کے اثر سے آزاد ہونا ہے، لیکن نئے عہدنامے میں اس کا واضح طور پر مطلب استعاراتی طور پر ہے، اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ذہن کو یقیناً صاف اور ہوشیار ہونا چاہیے تاکہ ہم آزمائش یا جھوٹی تعلیم کا ادراک کر سکیں۔پولس تھسلنیکیوں میں کہتا ہے،"پس اوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں" ہو کوئی اس بات پر متفق ہے کہ یہ پرہیزگاری کا استعاراتی استعمال ہے، اور کہ پولس یہاں ہمیں چوکس رہنے، اور اپنی عاقل استعداد پر مکمل طور پر قابو رکھنے کے لیے نصیحت کرتا ہے۔ پطرس میں اس لفظ کو بالکل اسی طرح استعمال کیا گیا ہے، اور پطرس میں بھی:"تم ہوشیار اور بیدار رہو، تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔تم ایمان میں مضبوط ہو کر اُس کا مقابلہ کرو۔"بائبل کا بکثرت طور پر دہرایا جانا والا معیار یہ ہے، کہ کبھی بھی عل، سوچ، ذہنی ادراک کو ختم نہ کریں۔

اب ذہن یا سمجھ کے لیے ایک اور یونانی لفظ ڈیانویا ہے، جو بہت خاص طور پر ذہن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اس لفظ کا تخم سے مطلب عکس یا مکمل سوچ بچار کرنا ہے۔یہ اصطلاح، ذہنی سوچ بچار، پطرس کے خطوط میں دو مرتبہ ظاہر ہوتی ہے۔ پطرس میں:"اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تم پر ہونے والا ہے۔اور فرمانبردار فرزند ہو کر۔۔۔۔" پطرس میں ہم پڑھتے ہیں:"اے عزیزو! اب میں تمہیں یہ دوسرا خط لکھتا ہوں اور یاددہانی کے طور پر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دلوں کو اُبھارتا ہوں۔کہ تم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خداوند اور منجی کے اُس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا۔"

پطرس ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہمارے پاس رویا یا "علم و دانش کے الفاظ" ہونگے جو کہ ہمارے ذہنوں میں آرہے ہیں، بلکہ ہماری روحانی ترقی کا انحصار پاک

نبیوں اور خداوند کے رسولوں کے تحریک شدہ الفاظ کے پورے دھیان سے مطالعہ کرنے کے وسیلہ ہوگی۔ اس کا اصول واضح ہے کہ، خداوند بائبل کے طور پر ہمارے عاقل ذہنوں کے وسیلہ ہم سے بات کرتا ہے۔ اس طرح ذہن خداوند کے ساتھ ہماری شراکت کے منصب کو بھی قائم رکھتا ہے، کیونکہ یوحنا بیان کرتا ہے، اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو جو حقیقی ہے جانیں۔

لوقا قلمبند کرتا ہے کہ کیسے خداوند شاگردوں کو آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے ہدایات دیتا ہے۔

اپنے رجحان کو یونانی میں ایک لفظ پر مرکوز کریں۔ آرنڈ اور گنگریچ اس کا ایسے ترجمہ کرتے ہیں،" کسی کے ذہن کو آرزو کے ساتھ اس پر ترتیب دینا"۔ گوڈٹ اس پر غور کرتا ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی میں لفظ فرونیو (عقل) کو پیش کرنا مشکل ہے" کیونکہ اس میں ایک دم سوچنا اور مرضی کو شامل کرنا ہے۔"وسٹ رائے دیتا ہے کہ،" اس فعل کا بنیادی طور پر مطلب سمجھداری کو رکھنا، پھر محسوس کرنا یا سوچنا ہے۔۔ذہن کے لیے کسی چیز کی راہنمائی کرنا "(ارلے کی جانب سے، لفظی مطلب نئے عہدنامے میں ہے)۔

پھر اُس نے اُن کا ذہن (نیس۔ذہن) کھولا تا کہ کتابِ مقدس کو سمجھیں۔ یہ الٰہی سچائی کی اُس تمام بات چیت کا نمونہ تھا جب ایک مرتبہ نیا عہدنامہ مکمل ہو گیا تھا۔ اس لفظ ذہن (نیس) کو ظاہری طور پر وائن کی جانب سے بیان کیا گیا ہے کہ" متفکر شعور کا مقام، ادراک اور سمجھداری کی قابلیتوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اور اُن احساسات، انصاف، اور اس کے احاطہ کرنے کے ساتھ جو پولس کہتا ہے کہ،" میں روح سے بھی دعا کرونگا اور عقل سے بھی دعا کروں گا، روح سے بھی گاونگا اور عقل سے بھی گاونگا۔

ہم اس سے سیکھتے ہیں کہ باخبر ہونا، عاقل قابلیت بنیادی ہے کیونکہ روح (یہ کہ، روحانی زندگی) ایماندار میں کام کرتا ہے اور اس قابلیت کے وسیلہ اسے بیان کرتا ہے۔ اگر یہ عاقل ذہن بند ہو گیا ہے، یہ اُس شخص کا روح نہیں ہے، جو اسے بیان کرتا ہے، بلکہ اس کے جذبات ہیں۔

مزید معلومات کے لئے

"The Babylonian Captivity of the Church"

Christ and Civilization

The Church Effeminate

"Ecclesiastical Megalomania"

Ecclesiastical Megalomania

"The Gospel of Jesus Christ vs. Neo-Legalism"

"The Relation of Church and State"

"Why Heretics Win Battles"